International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

منتخب معاصر مسائل کا تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ

A Research-Based Study on Selected Current Issues in the Context of Interpretation Anwar ul Bayan fi Kashf e Asrar Al Quran

1. Dr. Khawaja Saif-ur-Rehman Siddiqui,
Subject Specialist (Islamic Studies),
Workers Welfare Higher Secondary School Boys Shahdara Lahore,
Email: khawaja.saifurrehman@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-5840-5188

2. Muhammad Akram Hureri,
Ph.D. Scholar (Quran & Tafseer)
AIOU Islamabad, Ex-Research Associate University Malaya Malaysia,
Email: mahurary@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-0602-1278

To cite this article: Dr. Khawaja Saif-ur-Rehman Siddiqui and Muhammad Akram Hureri. 2022. "منتخب معاصر مسائل کا تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ: A Research Based Study on Selected Current Issues in the Context of Interpretation Anwar ul Bayan fi Kashf e Asrar Al Quran". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 220-233.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 220-233
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-17/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u17
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	10 June 2022

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The Tafseer Anwar ul Bayan fi Kashf e Asrar Al Quran is one of the best Interpretation of the Holy Quran written by Molana Muhammad Ashiq Ilahi Muhajir Madani (2002). In this research article, there are discussed some social issues in the context of Moulana Muhajir Madani's Tafseer Anwar ul Bayan. First of all, real martyrs and their kinds have been discussed. Then the status of the man has been discussed who is killed for the sake of the nation is he a martyr or not? The status of the person is also discussed who is killed for the sake of Allah Almighty. Authority and Supremacy of men and women are also discussed. At the end of this article, suggestions are given, keeping in view the above-discussed social issues.

Keywords: Anwar ul Bayan, Martyr, Islam, Jihad, Ashiq Elahi.

اللہ کے آخری نبی اور رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں. قرآن مجید ان پر نازل ہونے والی آخری کتاب' قیامت تک کے آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہدایت اور مکمل ضابطہ حیات ہیں۔ اس کتاب میں تمام مسائل کا حل موجود ہے، قرآن مجید کی مختلف مفسرین نے مختلف انداز میں تفسیر کی ہے۔ ان مفسرین میں ایک نام مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمہ اللہ کا بھی ہے جو کہ عصر حاضر کے عظیم مفسر ہیں۔ اور ان کی تفسیر "انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" دور حاضر کی بہترین تفسیر ہے جس میں عصر حاضر کے مسائل کو نہایت عمدہ اور آسان انداز میں قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں عصر حاضر کے معاشی اور معاشرتی مسائل کو انوار البیان کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے ۔اس مقالے میں وطن اور قوم کی خاطر قتل ہونے والا شہید نہیں، اسلام کی نظر میں عورت کا مقام و مرتبہ، عورت کی آزادی کا نعرہ لگانے والوں کے ہاں عورت کی حیثیت، مردوں کی عورتوں پر فضیلت، سود کھانے والوں کی مذمت اور ان کا انجام، کافر قیدیوں کو غلام اور باندی بنانے کی حکمت، غلام اور باندی کے متعلق احکام آج بھی مشروع ہیں اور دور حاضر میں گھریلو نوکرانیوں کے احکام و مسائل کو تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن کی روشنی میں محققانہ انداز میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

1. ملک و قوم کی کے لئے مارا جانے والا شہید:

{"وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ"}[1]

مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے اپنی "تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن" اس آیت کے ذیل میں یہ مسئلہ بیان کیا کہ "آج دنیا میں تقریباً جتنی جنگیں ہو رہی ہیں کوئی قوم کے لیے اور کوئی وطن کے لیے اور کوئی لسانیت کی بنا پر اور کوئی عصبیت کی بنا پر لڑی جا رہی ہیں اللہ کی رضا کے حصول کے لیے نہیں۔ اور جو آدمی ان جنگوں میں مارے جاتے ہیں لوگ انہیں بھی شہید کہہ دیتے ہیں حالانکہ شہید تو وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اللہ کی رضا کے لیے مارا جائے۔ لیکن اب تو کوئی شہید وطن ہے اور کوئی شہید قوم ہے، نوبت تو یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ کافروں اور ملحدوں کے لیے بھی شہید کا لفظ استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ سب جہالت اور بے دینی کی بنا پر ہے "۔[2]

اگر آیت کی تفسیر کے اعتبار سے دیکھا جائے تو شہید کا اطلاق اصل میں اسی پر ہوتا ہے جو اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے۔ تفصیل دیکھی جائے تو احادیث میں دوسرے لوگوں کو بھی شہید کہا گیا ہے۔ جیسا کہ حادثہ میں مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا، وبائی امراض طاعون، کرونا میں مرنے والا وغیرہ لیکن ان تمام لوگوں کو حکماً "شہید" کہا جاتا ہے ان پر دنیا میں شہید کے احکام لاگو نہیں ہوتے یہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہیں یعنی ان پر آخرت میں شہید کے احکامات لاگو ہونگے۔ دنیا میں شہید کے احکامات صرف اس شخص پر لاگو ہوں گے جو "میدان جہاد میں یا اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے"۔ باقی رہی بات قوم، وطن اور زبان کی خاطر لڑنے والا چونکہ وہ اللہ کی خاطر لڑنے والا نہیں ہوتا اس وجہ سے وہ نہ تو دنیا کے اعتبار سے شہید ہے اور نہ آخرت کے اعتبار سے۔ اس لحاظ سے درجہ ذیل آحادیث ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

---

[1] Al-Baqra :2:154

[2] Madni,Muhammad Ashiq Ilahi,Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran , Part:1, Page: 204, Publisher: Talifat e Ashrafia institute Multan, 1424AH

"عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما تعدون الشهيد فيكم؟ قالوا: يا رسول الله، من قتل في سبيل الله فهو شهيد، قال: إن شهداء أمتي إذا لقليل، قالوا: فمن هم يا رسول الله؟ قال: من قتل في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في الطاعون فهو شهيد، ومن مات في البطن فهو شهيد، قال ابن مقسم: أشهد على أبيك في هذا الحديث أنه قال: والغريق شهيد"[3]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ؟ قَالُوا: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ: "إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ غَرِقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ طَاعُونٌ فَهُوَ شهيد".[4]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ"[5]

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ"[6]

درج بالا احادیث بتارہی ہیں اگر کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے یا اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے یا دین اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ تو ثابت ہوا جو مسلمان اپنے وطن اسلامی ملک میں اپنے مسلمان بھائیوں کی حفاظت کرتے ہوئے دشمن کے وار سے مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے۔ لیکن شہید "فی سبیل اللہ" کے سوا باقی جتنے شہید ہیں ان پر شہادت کے احکامات آخرت میں لاگو ہوں گے۔

2. عورت بمقابلہ مرد:

{"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ"}[7]

"جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ایسے ہی عورتوں کے بھی مردوں پر حقوق ہیں۔ عورت کو صرف خادمہ سمجھ کر اس کے حقوق کا خیال نہ رکھنا سراسر شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی اور ناانصافی ہے"۔

عورت کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا تھا، اسلام کے علاوہ جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں' آج بھی ان کے قانون میں عورت کو وہ مقام حاصل نہیں جو اسلام نے اس کو دیا ہے۔ ہندوستان میں تو رواج تھا کہ خاوند کے مرنے پر عورت کو بھی "ستی" جلا دیا جاتا تھا۔ عورت کو "وراثت"

---

[3] Al-Qushairy,Muslim bin Hajjaj, Al.Jame Al-sahih Al- Muslim , Publisher House Revival Arab Heritage Beirut 1975 ,Hadith number:165

[4] . Al-Kasai,Abu Muhammad Abdul Hameed Bin Hameed Bin Nasar, Almuntakhab min Musnad e Abd Bin Humaid, Publisher: Dar e bilansiati wattuzie, 2002 AD, Hadith # 334

[5] Al-Bukhari,Muhammad bin Ismaeel,Abu-Abdullah,Al-Jame Al-Sahi Al-Bukhari, The publisher is the life collar house,1st Publishing:1422AH,Hadith number:2480

[6] Al-Tirmadi,Muhammad bin Eisa ,Abu eisa, Sunan Al-Tirmadi,Publisher Dar Al- Arab Al –Islami , Beirut,1998AD, Hadith #1421

[7] Albaqra :2:228

میں حصہ بھی اسلام نے ہی دیا، عورت کو محض ایک استعمال کی چیز تصور کیا جاتا، وہ کسی چیز کی مالک نہ ہوتی، شوہر فوت ہو جاتا تو خاندان والے اس عورت پر بھی قابض ہو جاتے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دیتے۔ حتی کہ شوہر کی اولاد بھی اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ شادی کر لیتی۔

اسلام نے عورت کو مقام دیا۔ نا تو اسے عورتوں کی صف سے نکال کر مردوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہو اور نا اسے محض استعمال کی چیز سمجھ کر اسے کوئی حیثیت یا حق نہ دیا ہو۔ بلکہ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا۔ اسے اپنی اولاد کے لیے لائق احترام ماں، شوہر کے لیے عزت دار بیوی اور سکون کی آماجگاہ قرار دیا۔ والدین اور شوہر کے مال کا وارث قرار دیا۔ مال میں تصرف کا مکمل حق دیا۔ ایک طرف میراث میں حصہ مقرر کیا دوسری طرف شوہر پر اس کا مہر لازم قرار دیا۔ اسلام نے اس کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک درس دیا کہ بحیثیت والدہ، خالہ، پھوپھی ، بہن اور بحیثیت بیوی ہر اعتبار سے وہ صلہ رحمی کی مستحق ہے۔ جس سے اس کی برتری بھی ظاہر ہو گی اور معاشرے میں اس کا مقام بھی بلند ہو گا۔

3. عورت اور آزادی:

افسوس دور حاضر کی ہر عورت کو یہ گوارا نہیں کہ اسے شوہر کی طرف سے بھی خرچہ ملے اور وہ اپنے گھر کی ملکہ بن کر بیٹھے گھر کے تمام لوگ اس کا احترام کریں اور وراثت میں بھی حصہ ملے۔ جب کہ وہ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر گھر سے باہر نکلنے اور خود کما کر کھانے کو اپنے حقوق کی ادائیگی سمجھتی ہے۔ غیر مسلم اقوام نے عورت کو بالکل بے آبرو کر دیا ہے یہاں تک کہ اس کو نفسانی خواہشات کا محض ایک آلہ قرار دیا ہے۔ معاشرے میں اس کو کوئی حیثیت نہیں دی، مہر کا بھی کوئی معاملہ نہیں، میراث میں اس کو حصہ نہیں دیا بلکہ ان کے ہاں تو نکاح کو ہی عیب سمجھا جاتا ہے، دوستی کے نام پر اپنی جنسی خواہش پوری کی جاتی ہے۔ اور بعد میں ہونے والی اولاد کی ولدیت ماں کے نام سے لکھی جاتی ہے۔ عورت کے اخراجات کی ذمہ داری اسی عورت کے اپنے ذمہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے انہیں ملازمتیں کرنا پڑتی ہیں۔ اس آزادی نسواں کو دیکھ کر آج کا مسلمان بھی اپنی عورتوں کو اس طرح دیکھنا اور بنانا چاہتا ہے۔ عورت تو سمجھتی ہے کہ شاید مجھے میرا حق دلوایا جا رہا ہے، بے پردہ ہونے اور بے پردہ پھرنے اور دوست تلاش کرنے کی آزادی کو اپنے لیے اعزاز سمجھتی ہے۔

"مغربی تہذیب میں عورت کا کسی پر کوئی حق نہیں، تو کون اس کا حق ادا کرے گا در حقیقت اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں عورت کی کوئی زندگی نہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "ایسی تہذیب جس میں نہ صلہ رحمی ہو اور نہ نکاح تو اس سے بڑھ کر انسانیت، نسوانیت کی اور کیا تذلیل ہو گی اور یہی وہ لوگ ہیں جو خواتین اور انسانیت کے حقوق کی بات کرتے ہیں بلکہ علمبر دار ہیں"۔[8]

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ، أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَالْزَمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا"[9]

حضرت معاویہ بن جاھمہ سلمی رضی اللہ عنھما سے رویت ہے کہ جاہمہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ میں جہاد پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں آپ ﷺ سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپکی والدہ ہیں کہا جی ہاں، فرمایا کہ اس کی خدمت کر بلا شبہ جنت اس کے قدموں میں ہے"۔

---

[8]Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:330-331

[9]Al-Nasae, Abu Abdur Rehman Ahmad bin Shoab bin Ali, Sunnan Nisae, Maktaba tul Matbooat al Islamia, Halb, pub 2, 1986, Hadith 3104

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ"[10]

"عائشہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہے میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں"۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَكُونُ لَهُ بِنْتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَو مَا صحبهما الا أدخلتاه الْجَنَّة"[11]

"عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ جنت میں جائے گا"

ثابت ہوا کہ اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب میں عورت کا کوئی مقام نہیں اسے محض جنسی خواہشات کے ایک آلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی آزادی کا نعرہ لگا کر اس کی ناموس کو برباد کیا جارہا ہے۔ زمہ داریوں کا بوجھ بھی اس کے اپنے کندھوں پر ڈال دیا گیا اور اس کو آزادی کا خواب دکھا کر اس کی آزادی اور عزت کو ختم کر دیا گیا۔

آج دین سے دور جدید تہذیب کا دلدادہ مسلمان بھی نادان دراصل اس کے حقوق کا نعرہ لگا کر اس کے اسلامی حقوق کو سلب کرنا چاہتا ہے۔ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر عورت کی اسی طرح کی آزادی کا خواہاں ہے۔

4. مرد کی قوامیت:

{"وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ"}[12]

"مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت ہے"۔

اس آیت کے ساتھ اس بات کی دلیل سورۃ النساء کی آیت بھی ہے جس میں مردوں کو عورتوں پر نگران بتایا گیا ہے۔

{"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ"}[13]

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس سبب سے کہ "اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس سبب سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں"۔

مردوں کو ان پر حاکم اور نگران بنا کر فضیلت دی ہے۔۔ تو عورت پر مرد کے حکم کی پابندی لازم ہے اور اگر مرد کی عورت پر برتری اور حکمرانی نہ رہے تو شریعت اسلامیہ کے مطابق زندگی کا نظام نہیں چل سکتا۔ اللہ نے عورتوں کے خرچ کی ذمہ داری مردوں پر عائد کی ہے اور یہ ان کی نگرانی عورت کے امور خانہ داری میں اور دین پر چلنے کی پابندی کرانے میں، عورت کو اس کے ماں باپ کے گھر لے جانے میں اور بہت سارے امور میں ہے۔

---

[10]Sunan Al-Tirmadi,Hadith#3895

[11] Al-maqdasi,Zia ud din Abu Abdullah ,Muhammad Bin Abdul Wahid ,Al-Ahadith Al-Mukhtaratu Au Al-Mustakhraju min Al-Ahadith Al-Mukhtaratu Minma lam yakhrujuhu Al –Bukhari wa Muslim fi Sahihihima,Publisher:Dar Khizar littabati wa Al-Nashr wa Al-Tauzi ,Bairut ,Labnan ,Third Publishing :2000AD,Hadith #449

[12] Albaqra:2:228

[13]Al-Nisa:4:34

مردوں کو بھی اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ حاکم اور سردار بن کر ان کے حقوق ادا نہ کریں اور عورتوں پر ظلم کریں۔ اگر عورت یہ سمجھ کر زندگی گزارے کہ یہ میرا سردار ہے اور مرد یہ سمجھے کہ اللہ نے میرے گھر اور میرے بچوں کی حفاظت کے لیے نعمت دی ہے تو والدین اور اولاد دونوں کی زندگی اچھی گزرے گی۔[14]

{"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ"}[15]

مردوں کو چونکہ حاکم اور نگران بنایا گیا ہے اس لیے وہ اپنے مقام اور مرتبہ کا خیال رکھتے ہوئے عورتوں کی لغزشوں پر صبر کریں اور اگر صبر نہیں کریں گے تو پھر فرق تو نہیں رہے گا۔ اس آیت میں عورتوں کے ساتھ ہمدردی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم فرمایا گیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا، رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ"[16]

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "مومن مرد ایمان والی بیوی سے بغض نہ رکھے اگر اس کی ایک بات ناپسند ہوگی تو دوسری بات پسند آجائے گی"۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي "[17]

"عائشہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہے میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَفِي البَاب عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ"[18]

سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "تم میں سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ مہربان ہیں"۔

ان تمام احادیث مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوا کہ "اسلامی نظام سے بہتر کوئی نظام نہیں"۔[19]

5. سود کھانے والوں کا انجام اور ان کی مذمت:

{الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ۔۔۔ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ}[20]

اس آیت میں سود کھانے والوں کی قیامت کے دن کیفیت بیان کی گئی ہے۔

---

[14] Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:331-332
[15] Al-Nisa:4:19
[16] Suhaib,Abdul Jabbar, Al-Jame Al-Sahi lissunan walmasaneed, Part:11, Page:48, Publishing:15-8-2014AD
[17] . Sunan Al-Tirmadi,Hadith#3895
[18] Sunan Al-Tirmadi,Hadith#1162
[19] Anwar ul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1, Page:332
[20] Albaqra:2:275

سود کھانے والے لوگ سود کو حلال قرار دینے کے لیے یوں کہتے ہیں کہ سود اور بیع میں کوئی فرق نہیں، کاروبار کرنے سے مال زیادہ ہوتا ہے اور سود کے لین دین سے بھی مال بڑھتا ہے لہذا بیع کی طرح سود لینا بھی صحیح ہوا۔ سود لینے والے سود کو مختلف نام دیتے ہیں بعض لوگ اس کو "پرافٹ" یعنی نفع کا نام دیتے ہیں، لیکن کسی چیز کا نام بدلنے سے اس کی حقیقت نہیں بدلتی، حرام حلال نہیں بن سکتا، اللہ نے سود کو حرام قرار دیا ہے اور وہ ہمیشہ حرام رہے گا۔

جب سے بینکاری کا نظام شروع ہوا اس وقت سے لوگوں میں سود کھانے کی عادت پڑ گئی ہے اب ان کے نفس کو اس وقت تک تسلی نہیں ہوتی جب تک وہ سود نہ کھالیں۔ اور ایسے لوگ علماء کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں کہ علماء نے لوگوں کو سود لینے اور دینے سے منع کر دیا جس کی وجہ سے قوم کی معیشت بہت نیچے چلی گئی، جبکہ دوسری قومیں سودی کاروبار کر کے عروج پر پہنچ گئی۔ لیکن ان لوگوں کو پتا نہیں کہ علماء اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے وہ تو قرآن و حدیث کا حکم سنانے والے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سود کو حرام قرار دیا تو جو لوگ سود کو حلال سمجھتے ہیں وہ دراصل اللہ اور رسول ﷺ پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیع اور سود میں کوئی فرق نہیں جبکہ اللہ کا فرمان ہے۔

{وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا}[21]

یہ آیت فرق بتا رہی ہے کہ سود اور بیع میں فرق ہے۔ بیع حلال ہے اور سود حرام ہے یہ ان کے درمیان بہت بڑا فرق ہے، بیع اور سود دونوں کی حقیقت میں بھی فرق ہے۔ بیع: بیع مال سے مال کے مبادلہ کو کہتے ہیں یعنی پوری قیمت کے بدلے مال لیا جاتا ہے۔

سود: سود میں یہ ہوتا ہے کہ جتنا قرض دیا جاتا ہے اس سے زائد وصول کیا جاتا ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ ہر وہ قرض جو ذرا سی بھی زائد رقم لے کر آئے سود ہے۔[22]

"کل قرض جر نفعا فھو ربا" [23] اور "وَفِي الْأَشْبَاهِ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا حَرَامٌ"[24]

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے پھر قرض لینے والا کچھ ہدیہ دے یا اپنے جانور پر سوار کرے تو نہ سوار ہو اور نہ ہدیہ قبول کرے، اگر ان کے مابین پہلے سے ہی ہدیہ لینے اور دینے کا تعلق ہے تو وہ اور بات ہے۔ اس بات سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ قرض دار چاہے اپنی خوشی سے ہدیہ دے تب بھی لینا منع ہے چونکہ وہ سود میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو قرض لینے والا اگر اپنی خوشی سے بھی قرض دینے والے کو سود دے تب بھی حرام ہے۔ تو سود کے نام سے جو بھی مال حاصل ہو گا وہ حلال نہیں۔ فریقین کی رضامندی سے نہ تو سود حلال ہو جاتا ہے اور نہ رشوت اور نہ زنا۔ سود کا لین دین پہلی امتوں میں بھی حرام تھا۔ اس کا ثبوت قرآن کی درج ذیل آیت ہے۔

"فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا .وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا"[25]

---

21. Albaqra:2:275
22. Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:385
23. Al-Aini, Abu Muhammad , Mahmood Bin Ahmad ,Badruddin , Part:8,Page:493,Albinaya Sharah Alhidaya,Publisher:Dar Alkutub alilmia Beirut,Labnan,2000AD
24. Al-Damishqi, Ibne Aabdeen ,Muhammad Amin Bin Umar Bin Abdul Aziz Aabideen , Raddulmuhtar al addurril mukhtar ,Part:5,Page:155,Publisher:Darul Fikr Beirut,Second Publishing:1992AD
25. Al-Nisa:4:160-161

اس کا ترجمہ صاحب انوار نے اس طرح کیا ہے:

"یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر پاکیزہ چیزیں حرام کر دیں جو ان کے لیے حلال تھیں اس وجہ سے کہ وہ کثرت سے اللہ کے راستے سے روکنے کا کام کرتے اور ان کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ ان کو اس سے روکا گیا تھا اور باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانے کی وجہ سے اور جو کفر پر ثابت رہے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے"[26]۔

سود کھانے کی جو سزا ہے عالم برزخ میں نبی ﷺ کو ایک خواب میں وکھائی گئی وہ یہ ہے کہ ایک شخص خون کی نہر میں کھڑا ہے اور نہر کے کنارے ایک آدمی ہے جس کے سامنے پتھر ہیں جو شخص نہر میں ہے وہ نکلنا چاہتا ہے تو کنارے پر کھڑا شخص پتھر مارتا ہے، جس کی وجہ سے وہ واپس نہر میں چلا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے پوچھا جن میں سے ایک جبرائیلؑ اور دوسرے میکائیلؑ تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے ان دونوں نے بتایا کہ یہ شخص جو نہر کے اندر ہے سود کھانے والا ہے۔ "عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ۔۔۔آكِلُ الرِّبَا"[27]

سود کا لین دین بہت بڑا جرم ہے اس وجہ سے سود سے متعلقہ ہر شخص پر لعنت کی گئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ:

"عن جابر، قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا، ومؤکلہ، وکاتبہ، وشاهدیہ، وقال: هم سواء"[28]

"جناب رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے اور لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ یہ لوگ گناہ میں برابر ہیں"۔

جو لوگ سود لکھتے اور اس کی فائلیں تیار کرتے ہیں یا سودی کاروبار والی فرم، بینک یا کمپنی میں کام کرتے ہیں اور جو سود دیتے یا لیتے ہیں یہ تمام لعنت کے کام میں مشغول ہیں۔ جس طرح گناہ حرام ہے اسی طرح اس کی مدد کرنا بھی حرام ہے۔ ایسی نوکری جس میں گناہ کرنا پڑے اس کی تنخواہ بھی حرام ہے۔[29]

جو آدمی سود کا ایک درھم کھالے اور وہ اسے جانتا ہو کہ کہ یہ سود ہے تو یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دِرْهَمٌ مِنْ رِبًا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً"[30]

حدیث میں آتا ہے کہ سود کے ستر درجے ہیں ان میں سے سب سے ہلکا درجہ یہ ہے کہ جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ مباشرت کرے۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ"[31]

---

[26] Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:385-386

[27] Al-Jame Al-Sahi Al-Bukhari,Hadith #2085

[28]. Al-Jame Al-Sahi Al-Muslim,Hadith #1598

[29] Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:385-386

[30] . Al-Tibrani,Abul Qasim Suleman Bin Ahmad Bin Ayyub ,Al-Mujam Al-Aost, Publisher: Darul Harmain,Qahira,Hadith#2682

[31] Al-Qadwini,Muhammad bin Yazeed bin Maaja,Abu-Abdullah,Sunan ibn-e-Maaja, The publisher is the Revival of Arab Books ,Hadith number:2274

تو جس آدمی نے سود سے توبہ کر لی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جس نے واضح حکم آجانے کے بعد بھی سود کو حلال سمجھا کہ یہ بیع کی طرح حلال ہے تو ایسے کہنے والا جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔[32]

"يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ"[33]

6. سود اور صدقات کے درمیان فرق:

بیان کردہ آیت میں سود اور صدقات کے درمیان فرق عظیم بیان کیا گیا ہے کہ صدقات سے اللہ مال میں برکت عطا فرماتا ہے اور سود سے مال کو بے برکت، برباد اور تلف کر دیتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ سودی کاروبار سے اگرچہ مال بظاہر بہت ہو جائے مگر اس کا انجام کمی کی طرف ہی ہے۔

"عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: الرَّجُلُ يُعْطِي لِيُثَابَ عَلَيْهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ"[34]

سود خور کا اوڑھنا اور بچھونا پیسہ ہوتا ہے وہ ہر وقت مزید کے چکر میں رہتا ہے۔ اس کے اندر بے رحمی اور لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھانا اور انہیں سود پر قرض دینا اس کا بہترین مشغلہ ہوتا ہے۔ مال تو اس کے پاس وافر مقدار میں جمع ہو جاتا ہے مگر اسے سکون نہیں ملتا۔ بعض اوقات سود کے کاروبار سے بھرے ہوئے جہاز ڈوب جاتے ہیں اور بینک دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو آخرت میں تو اس کا انجام دوزخ ہی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ:[35]

"وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَكْتَسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ فَيُنْفِقُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتَصَدَّقُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَا يَتْرُكُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ"[36]

"جو شخص حرام مال سے صدقہ کرے گا وہ قبول نہ ہو گا اور جو کچھ اس میں سے خرچ کرے گا اس میں برکت نہ ہو گی اور جو کچھ اپنے پیچھے چھوڑے گا وہ اس کے لیے دوزخ میں لے جانے کا سامان ہو گا"

"عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ، النَّارُ أَوْلَى بِهِ"[37]

"إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ النَّارُ، أَوْلَى بِهِ"[38]

"جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو گوشت حرام سے بڑھا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ جو گوشت حرام سے پلا دوزخ کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے"۔

---

32 Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:386-387
33 Albaqra:2:276
34. Ibne Abi Shaiba ,Abu Bakar ,Abdullah Bin Muhammad Bin Ibrahim Bin Usman , Al-Musannaf fil Ahadith wal Aasar , Publisher: Maktaba Al-Rushd, Al-Riad,1409AD,Hadith:22669
35 Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:387
36 Shabul eiman,Hadith:5136
37 Al-Mujam Al-Aost,Hadith:6675
38. Al-Shaibani,Abu-Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanmbal,Musnad e Ahmad, Publisher Turkish Message Foundation,1st Publishing:2001, Hadith number:14441

ایسی مال کی زیادتی کا بھی کیا فائدہ جو دوزخ میں لے جانے کا باعث ہو۔ اور سکون، راحت اور اطمینان بھی نہ ہو۔ جب کہ اس کے برعکس وہ مال جو حلال ہے اگرچہ تھوڑا بھی ہو اس میں برکت ہوتی ہے، راحت اور سکون کا باعث بھی ہوتا ہے اور اس میں اجر اور ثواب بھی ملتا ہے اس مال سے کیا ہوا صدقہ بھی قبول ہوتا ہے۔[39]

7. سود خوروں کے ساتھ اللہ کا اعلان جنگ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ}[40]

پہلی آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن لوگوں نے زمانہ جہالت میں سود پر قرضے دیے اور کافی سود قرض داروں سے وصول کر چکے تھے پھر اسلام قبول کرنے کے بعد بھی وہ قرض داروں سے بچا ہوا سود وصول کرنا چاہتے تھے انہیں حکم فرمایا گیا ہے کہ بچا ہوا سود یعنی باقی رہنے والا سود چھوڑ دو۔

اور جو کوئی مسلمان سود پر قرضہ دے کر سود وصول کر چکا ہے اور دینے والے نے بھی خوشی سے دیا ہے تب بھی حرام ہے تو سود قرضدار کو واپس کرنا واجب ہے اور اگر یاد نہیں ہے کس سے کتنا سود لیا تھا اس مال کا صدقہ کر دینا واجب۔ تو سودی کاروبار کرنے والے مسلمان اس بات کی توبہ کریں کہ وہ آئندہ سود وصول نہیں کریں گے۔ اگر توبہ نہیں کرتے تو انجام سوچ لیں کہ سود لینا اللہ سے جنگ کرنا ہے۔

بینک میں جو لوگ رقم رکھتے ہیں اور پھر سود وصول کرتے ہیں اور اس کو پرافٹ یعنی نفع کا نام دیتے ہیں۔ تو گویا کہ وہ سود کا نام نفع رکھ لیتے ہیں تو انہیں لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں بیع بھی تو سود کی طرح ہے۔

{قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا}[41]

تو اللہ پاک نے اس کی تردید کی کہ اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

{وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا}[42]

جب کسی چیز کا رواج عام ہو جائے تو اس کی قباحت لوگوں کے دل سے چلی جاتی ہے۔ جیسا کہ جب سے لوگ بینکوں کے عادی ہوئے ہیں ان کے دل سے سود کی قباحت نکل گئی ہے بلکہ وہ اس کو حلال کرنے کے لیے دلائل دیتے ہیں کہ بینک ہمارے پیسے سے کاروبار کرتا ہے اور نفع کماتا ہے اور پھر نفع میں ہمیں شریک کرتا ہے۔ حالانکہ ان لوگوں نے بینک کو رقم مضاربت پر نہیں دی اور نفع بھی فیصد کے حساب سے متعین ملتا ہے جو کہ سود ہے اور حرام ہے۔

قرآن مجید میں ایسے آدمی کے ساتھ اعلان جنگ کیا ہے جو سود کو نہیں چھوڑتا۔[43]

{فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ}[44]

---

[39]Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:387-388
[40]Albaqra:2:278-279
[41]Albaqra:2:275
[42]Albaqra:2:275
[43]Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:389-390

ایسا آدمی جو احکامات سننے کے بعد بھی سود سے باز نہیں آتا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

اسی طرح کی وعید حدیث مبارکہ میں اولیاء سے دشمنی رکھنے والوں کے بارے میں بیان کی گئی ہے۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ"[45]

یہ دونوں گناہ ایسے ہیں کہ جن کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ اللہ نے اعلان جنگ کیا ہے۔ لیکن آج یہ دونوں گناہ عام ہیں۔[46]

دور حاضر میں سود کا رواج عام ہے اور لوگ اس کو گناہ ہی نہیں سمجھ رہے۔ ایک تو یہ رواج ہے کہ لوگ بینک میں پیسے رکھ کر سود وصول کرتے ہیں اور ذاتی طور پر بھی لوگوں کو سود پر رقم دیتے ہیں۔ پھر اس بات کو گناہ بھی نہیں سمجھتے اور بلکہ اس پر حاصل شدہ سود کو نفع اور پرافٹ کا نام دیتے ہیں حالانکہ وہ انٹرسٹ اور سود ہے اور حرام ہے۔ اسی طرح علماء، فقہاء اور اولیاء سے بیزاری اور عداوت عام ہے۔ حالانکہ پوری شریعت اسلامیہ میں ان دو گناہوں کے سوا کسی گناہ کے ارتکاب پر اللہ نے اعلان جنگ نہیں کیا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ دونوں گناہ اتنے سخت اور غلیظ ہیں کہ ان کے ارتکاب کرنے والے کے ساتھ اللہ اعلان جنگ کر رہے ہیں۔ تو تمام گناہوں سے بچنا لازم ہے بالخصوص ان دونوں گناہوں سے بچنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔

آج نادان لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ سود کے بغیر کیسے کام چل سکتا ہے حالانکہ وہ لوگ نادان ہیں اگر وہ شریعت اسلامیہ میں غور کرتے تو ایسی بات نہ کرتے، شریعت اسلامیہ نے اس کا متبادل بتایا ہے اور وہ مضاربت اور مشارکت کا اصول ہے۔ جیسا کہ آج جدید اسلامی معیشت کے ماہرین جن میں سے ایک شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ہیں ان کی زیر نگرانی اسلامی بینک چل رہے ہیں۔ اور ان میں مضاربت اور مشارکت کے اصول کے تحت کاروبار ہوتا ہے۔

لیکن کچھ لوگ آج بھی وہی نظریہ رکھتے ہیں جیسے زمانہ جاہلیت میں کہ بیع بھی تو سود کی طرح ہے۔ وہ اسلامی بینکاری اور سودی بنکاری میں کوئی فرق نہیں سمجھتے، کہتے ہیں کہ دونوں میں قرض پر پرافٹ لیا جاتا ہے۔ مگر انہیں پتا نہیں کہ سودی بینکوں میں نفع کی Ratio فکسڈ ہوتی ہے جو کہ سود ہے جبکہ اسلامی بنکوں میں نفع کی Ratio فکسڈ نہیں ہوتی بلکہ پرافٹ اینڈ لاس دونوں کا عنصر موجود ہوتا ہے۔ سودی بینکاری میں مضاربت اور مشارکت نہیں ہوتی بلکہ بینک میں پیسے رکھنے والے کو فکسڈ اماؤنٹ فیصد کے حساب سے دی جاتی ہے۔ جبکہ اسلامی بینکاری میں مضاربت اور مشارکت کی وجہ سے فکسڈ اماؤنت نہیں دی جاتی بلکہ اس کا مضاربت یا مشارکت کے نتیجے میں جتنا نفع ملتا ہے اس کے حصہ کے حساب سے اس کو دیا جاتا ہے اور یہ جائز ہے۔

8. کافر قیدیوں کو غلام اور باندی بنانے کی حکمت:

{وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا}[47]

---

[44]Albaqra:2:279
[45]. Al-Jame Al-Sahi Al-Bukhari,Hadith #6502
[46]Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:1,Page:390
[47]Al-Nisa:4:3

مسلمان جب جہاد کرتے تو جو کافر مرد اور عورتیں جہاد کے دوران ان کی قید میں آجاتے تو امیر المومنین انہیں مجاہدین کے درمیان تقسیم کر دیتے تو وہ کافر ان مجاہدین کی ملکیت میں آجاتے اور ان کی خرید و فروخت بھی جائز تھی، اور یہ غلامی کفر کی سزا کے طور پر تھی اس غلامی میں کافروں کا فائدہ یہ تھا کہ وہ دارالاسلام میں رہ کر اسلامی معاشرے سے مانوس ہوں گے، مسلمان کے نماز روزے کو دیکھ کر اسلام قبول کریں گے اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں گے۔

حکومت اسلامیہ کو یہ فائدہ تھا کہ کافروں کو قید کر کے غلام یا لونڈی بنا کر مجاہدین میں تقسیم کرنے سے کافروں کی طاقت کم ہو جاتی۔ اگر ان کو جیل میں رکھا جاتا تو ایک تو ان کے کھلانے پلانے کا بوجھ بیت المال پر پڑتا اور دوسرا اکٹھے جیل میں قید ہونے کی وجہ سے بغاوت کا بھی خطرہ ہو سکتا تھا۔ مجاہدین کو فائدہ یہ ہوا کہ ان کو کام کاج کے لیے لوگ مل گئے جو اپنے مالک کا کام کریں گے اور اس وجہ سے مالک پر ان کے کھلانے پلانے کا بوجھ نہیں ہو گا۔[48]

اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے غلام اور باندیوں کے بھی حقوق مقرر کیے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَإِنْ جَاءُوا بِذَنْبٍ لَا تُرِيدُونَ أَنْ تَغْفِرُوهُ فَبِيعُوا عِبَادَ اللهِ وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ"[49]

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، وَهُوَ يُغَرْغِرُ بِنَفْسِهِ الصَّلَاةَ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ"[50]

تو یہ وہ غلامی ہے جس کو یورپ کے متعصب اور جاہل لوگوں نے تنقید کا نشانہ بنایا۔ حالانکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کے حقوق کا خیال رکھنے اور ان سے حسن معاشرت کا حکم دیا۔ حتی کہ حضور ﷺ اپنے آخری وقت بھی غلام اور باندی کے حقوق کو ادا کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ تو اسلام غلام اور باندی پر بھی ظلم کا حکم نہیں دیتا۔ اسلام میں غلام اور لونڈی کے تصور کو تنقید کا نشانہ بنانے والوں نے گوانتاناموبے جیل میں مسلمان طالبان قیدیوں کے ساتھ جو انسانیت سوز، شرمناک اور المناک سلوک کیا ہے وہ بھی دنیا کے سامنے ہیں۔ ان کو ننگا اور بھوکا پیاس رکھ کر اذیت دی گئی۔ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا گیا۔ اور آج بھی اسلام کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ قید میں جو شرمناک سلوک کیا جا رہا ہے وہ بھی کوئی دنیا سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اسلام تو غلام اور لونڈی بلکہ قیدیوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کا عملی ثبوت بھی حدیث اور تاریخ اسلام کی کتابوں میں موجود ہے۔

جب غلام یا باندی کو اسی میں سے کھلایا جائے گا جس میں سے مالک کھاتا ہے ویسا کپڑا پہنایا جائے گا جیسے دوسرے گھر والے پہنتے ہیں اور ان کے ساتھ رواداری اور حسن معاشرت کی جائے گی تو ایسے برتاؤ کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہیں کریں گے اور پھر آہستہ آہستہ

48 Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:2,Page:187
49 Al-Tibrani,Abul Qasim Suleman Bin Ahmad Bin Ayyub ,Al-Mujam Al-Aost, Publisher: Darul Harmain,Qahira.Hadith#636
50Sunan ibn-e-Maaja,Hadith#2697

اسلام قبول کرنے کی طرف راغب ہو جائیں گے۔ تاریخ اسلامی میں بڑے بڑے محدث ایسے گزرے ہیں جو خود غلام تھے یا باندیوں کی اولاد تھے ۔[51]

کافر قیدیوں کو غلام اور باندی بنانے کی حکمت بیان کی کہ جب وہ مسلمانوں کے ساتھ رہیں گے ان کے حسن سلوک اور اسلام کی خوبیوں کو دیکھ کر اسلام کی طرف راغب ہوں گے اور اسلام قبول کریں گے اور تاریخ اسلام بتاتی ہے کہ کتنے غلاموں اور باندیوں نے اسلام قبول کیا۔ نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنے۔اور دوسرا ان کو غلام بنانے کا فائدہ یہ ہے کہ وہ اکھٹے قید میں بیٹھ کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش نہیں کر سکیں گے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ مسلمان مجاہدین کے گھر کے کام کاج میں کام آئیں گے۔

9. غلام اور باندی کے متعلق احکام آج بھی مشروع ہیں:

غلام اور باندی کے متعلق جتنے بھی احکام قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہیں ان میں سے کوئی حکم بھی منسوخ نہیں۔ لیکن اس دور میں مسلمان غلام اور باندیوں سے اس وجہ سے محروم ہیں کہ اب مسلمان جہاد نہیں کرتے اور اگر کوئی جنگ ہوتی ہے تو وہ دشمن کے اشارہ سے ہوتی ہے ۔اور دشمن کے اشارہ سے ہی بند ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ دشمنوں نے مسلم حکومتوں کو ایسے معاہدات میں جکڑ رکھا ہے کہ جن کی وجہ سے قیدیوں کو غلام اور لونڈی نہیں بنایا جاسکتا۔اسی وجہ سے مسلمان غلام اور باندیوں کی نعمت سے محروم ہوگئے۔ اللہ کریم مسلمانوں کو دشمن کے پنجوں سے نجات عطا فرمائے۔[52]

معلوم ہوا آج بھی کافر قیدیوں کو غلام اور لونڈی بنا کر ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔اور یہ حکم منسوخ نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا نظریہ ہے۔ لیکن آج کافر قیدیوں کو غلام اور لونڈی کیوں نہیں بنایا جاتا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مسلمان صحیح معنوں میں جہاد نہیں کر رہے یا پھر کافروں کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کافروں نے مسلمان ممالک کو ایسے معاہدات میں پھنسا دیا ہے کہ جس کی وجہ سے مسلمان حکومتیں کافر قیدیوں کو غلام اور باندی نہیں بنا سکتے۔ اگر آج بھی مسلمان متحد ہو کر شریعت کے اصولوں کے مطابق جہاد شروع کر دیں اور کافروں کے آلہ کار نہ بنیں تو کافر قیدیوں کو غلام اور لونڈی بنا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

10. دور حاضر میں گھریلو نوکرانیاں باندی کے حکم میں نہیں:

وہ باندیاں جن سے جماع کرنا جائز ہے وہ وہی ہوتی ہیں جو جہاد کے نتیجے قید ہو کر مجاہدین میں تقسیم کی جاتی ہیں۔اس کے سوا ابتداءً غلام یا لونڈی بنانے کا کوئی راستہ نہیں۔ گھروں میں جو نوکرانیاں رکھی جاتی ہیں وہ باندیوں کے حکم میں نہیں لہٰذا ان سے پردہ واجب ہے۔اور ان سے جماع کرنا بھی اس طرح حرام ہے جس طرح دوسری عورتوں سے حرام ہے۔ اسی طرح اگر کسی لڑکی کے ماں باپ اس کو فروخت کر دیں یا ان کو اغوا کر کے کوئی بیچ دے یا کوئی عورت خود کہہ دے کہ میں باندی بن کر رہوں گی اس طرح سے وہ شرعی باندی کے حکم میں نہیں ہو گی۔اس سے جماع کرنا زنا تصور کیا جائے گا۔[53]

---

[51]Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:2,Page:187-188
[52]. Anwarul Bayan fi Kashfi Asrar Alquran ,Part:2,Page:188
[53]Ibd

معلوم ہوا کہ گھریلو نوکرانیاں باندی کے حکم میں نہیں۔غلام یا باندی ابتداءً نہیں ہوتے بلکہ کافروں سے جنگ کے نتیجے میں جو کافر مرد یا عورتیں مسلمانوں کی قید میں آجاتے ہیں ان کو غلام اور لونڈی بنایا جاتا ہے۔ان پر غلام اور لونڈی کے شرعی احکامات لاگو ہوتے ہیں۔ایسی باندیوں سے نکاح کے بغیر مالک مباشرت کر سکتا ہے۔اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد حلال ہو گی اور مالک کی اولاد تصور ہو گی۔

11. خلاصۃ البحث:

اس مقالہ میں درج ذیل معاشی و معاشرتی مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے: قوم اور وطن کی خاطر قتل ہونے والا شہید نہیں چونکہ آج دنیا میں جتنی جنگیں ہو رہی ہیں وہ وطن، قوم اور لسانیت کی بنیاد پر ہو رہی ہیں اللہ کی رضا کے حصول کے لیے نہیں، اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ، اسلام نے عورت کو وہ مقام اور مرتبہ دیا ہے جو کسی مذہب نے نہیں دیا، اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی، بیوی، خلہ اور پھوپھی کی حیثیت سے نہ صرف عزت دی بلکہ میراث میں بھی اس کو حصہ دیا، عورت کی آزادی کا نعرہ لگانے والوں کے ہاں عورت کی حیثیت صرف نفسانی خواہشات کے آلہ کے طور پر ہے میراث میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی مہر لازم ہے۔اسلام نے مردوں کو عورتوں پر نگران اور حاکم ہونے کی بنا پر فضیلت دی ہے۔سود کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے اس کے کھانے والوں کی مذمت اور انجام کو بیان کیا کہ وہ قیامت کے دن ایسے کھڑے ہوں گے جیسا کہ شیطان نے ان کو چھو کر خبطی بنا دیا ہے۔سود اور صدقات کے درمیان فرق ہے۔صدقات سے مال بڑھتا ہے اور جبکہ سود سے مال میں بے برکتی ہوتی ہے اور بلکہ تباہ ہو جاتا ہے۔سود خوروں کے ساتھ اللہ نے اعلان جنگ کیا ہے۔کافر قیدیوں کو غلام اور باندی بنانے کی حکمت یہ ہے کہ وہ دارالاسلام میں رہ کر اسلامی معاشرے سے مانوس ہو کر اسلام کی طرف مائل ہوں گے۔غلام اور باندی کے متعلق احکامات آج بھی مشروع ہیں۔

12. سفارشات:

1۔عصر حاضر کے مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں آسان انداز میں پیش کیا جائے تاکہ عام آدمی بھی اس کو پڑھ کر اس پر عمل پیرا ہو سکے۔

2۔معاشرہ کو بہتر بنانے کے لیے عصر حاضر کے معاشرتی مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرنا ضروری ہے۔

3۔معاشی معاملات کو بہتر بنانے کے لیے عصر حاضر کے معاشی مسائل اور ان کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کرنا انتہائی اہم ہے۔تاکہ معاشی نظام کو سود، ملاوٹ جیسی لعنت سے پاک کیا جا سکے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)